شرعی پیمانہ قرار دیا ہے۔ کیونکہ زبان رسالت مآب سے اسی کو معیار قرار دیا گیا اور اس میں برکت کی دعا بھی کی گئی۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ صدقہ فطر، زکاۃ اور کفارات کی ادائیگی کا شرعی پیمانہ صاع نبوی ہی ہے۔ اسی کو استعمال کرنا چاہیے، جس کا وزن ٹھوس دلائل وقرائن کی روشنی میں 3 / 1 5 رطل ہے۔ باقی رہا اعشاری نظام میں اس کا وزن کتنا ہوگا؟ بعض ماہرین کے نزدیک ایک مد میں 544 گرام جبکہ صاع میں 2176 گرام آتا ہے۔ ماپی جانے والے چیز کے وزنی اور ہلکی ہونے کی وجہ سے مد کا وزن بھی آگے پیچھے ہوتا رہے گا، جوکہ طبعی امر ہے۔☆

اللہ تعالیٰ ہمیں شریعت محمدیہ پر صحیح طرح سے گامزن ہونے کی توفیق بخشے اور ہماری عبادات واعمال بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوں۔﴿ **وما آتکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا** ﴾ [الحشر:۷] ''اور جو کچھ پیغمبر تمہیں عطا فرمائیں اسے سر آنکھوں پر بٹھالو اور جس چیز سے تمہیں روکیں اس کے قریب نہ پھٹکو''ارشاد الٰہی ہے:﴿ **فلیحذر الذین یخالفون عن امرہٖ أن تصیبھم فتنۃ أو یصیبھم عذاب الیم** ۞﴾ ''پس اس (رسول اللہ ﷺ) کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہ وہ فتنے میں مبتلا ہوجائیں یا دردناک عذاب میں گرفتار ہوجائیں۔'' [النور:۶۳]

سید محمد نوربخش کی کتاب نجم الہدیٰ کا مترجم عنوان باندھتا ہے: ''کمال انسانی اتباع محمدی میں مضمر ہے'' [النجم الہدیٰ ص ۴۶]

سید موصوف اتباع محمدی میں کمال کا مرتبہ حاصل فرمانے والے اعلیٰ خوش نصیبوں کا تذکرہ ان الفاظ میں فرماتے ہیں:

اقربایش زاں تفوق یافتند — کہ باخلاقش تخلق یافتند

صدق در صدیق ؓ او جلوہ گر — عدل در فاروق ؓ فرق نفع و ضر

از حیا تشریف ذی النورین ؓ او — علم تزئین ابو الحسنین ؓ او

☆ استاد محترم فضیلۃ الشیخ عبدالوہاب حنیف رحمۃ اللہ علیہ کے سودی عرب سے حاصل کردہ صاع کے حساب سے اہم اجناس غذائیہ کا وزن اعشاری نظام میں درج ذیل ہے: (پیمائش ووزن: عبدالوہاب اور الشیخ اشرف یوسف)

جنس غذا	وزنِ صاع لبریز	وزنِ صاع لب خیز	جنس غذا	وزنِ صاع لبریز	وزن صاع لب خیز
گندم (دیسی)	1.960 کلو	2.130 کلو	جو (دیسی)	2.035 کلو	2.200 کلو
کھجور	1.715 کلو	1.945 کلو	چاول باسمتی	1.920 کلو	2.185 کلو
چھوبارا	1.565 کلو	1.785 کلو	چاول ٹوٹا	2.100 کلو	2.255 کلو

وحدت امت قسط:۳ (آخری)

عبدالقہار سلفی۔ داریل

تعارف و تاریخ اہل حدیث

رائج الوقت تقلیدی فرقے کب پیدا ہوئے ؟

بعض زبان دراز لوگ عوام کے ذہنوں میں یہ وسوسہ ڈالتے ہیں کہ اہل حدیث دو سو سال سے پہلے نہیں تھے، حکومت برطانیہ کے وقت انگریز کی کوکھ سے جنم لیا ہے؛ لہٰذا یہ ایک نیا فرقہ ہے۔ پھر...... ہر نئی چیز بدعت اور ہر بدعت گمراہی ہوتی ہے، لہٰذا اہلحدیث گمراہ ہیں۔

جواب: اس الزام کے دو پہلو ہیں: (۱) اہل حدیث نیا فرقہ ہے اور ہر نئی چیز گمراہی ہے۔

(۲) اہل حدیث انگریزوں کے اشارے پر معرض وجود میں آیا ہے۔

<u>اول پہلو کا جواب:</u> عدل وانصاف کا تقاضا یہ ہے کہ کسی فرقے کا قدیم یا جدید ہونا، ☆قلیل یا کثیر ہونا، حکومت وقت اور عوام کے ساتھ تعلقات سرد یا گرم ہونا حقانیت یا بطلان کی دلیل نہیں ہے؛ بلکہ حق پرستی اور باطل پرستی کا معیار ''دلیل شرعی'' ہے۔ جس کسی کی دلیل قوی ہو، یعنی قرآن مجید اور احادیث صحیحہ ہو، وہ حق پرست ہے اور جس کسی کے پاس دلیل ضعیف ہو، وہ باطل پرست ہے۔ باقی قدیم یا جدید، قلیل یا کثیر وغیرہ کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

اب بعض بدخواہوں کا یہ پروپیگنڈا کہ ''اہل حدیث نیا فرقہ ہے۔'' اگر اس سے مراد یہ ہے کہ اہل حدیث کے افراد نئے ہیں، تو یہ بات ٹھیک ہے؛ کیونکہ دو سو سال پہلے جو اہلحدیث افراد تھے، وہ اب موجود نہیں۔ لیکن یہ جدیدیت اہل حدیث کی خصوصیت نہیں، بلکہ ساری دنیا والے اور سارے فرقے اسی طرح ہیں۔ پھر اہل حدیثوں کو خاص کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

اگر ان کی مراد یہ ہے کہ اہلحدیث کے اصول، اعمال اور عقائد نئے ہیں۔ تو الحمد لله اہل حدیث کے ٹھوس تین اصول ہیں۔ ''(۱) قرآن پاک (۲) احادیث صحیحہ (۳) اجماعِ امت'' ان اصولوں پر سلف صالحین کے طرز پر عمل کرنا ہے۔ ان

☆ ''حق و باطل کا انحصار قدیم یا جدید ہونے پر نہیں'' یہ بات محل نظر ہے؛ کیونکہ حق فرقہ بالاجماع دورِ نبوت سے قائم ہے، جس کی وضاحت خود رسول اللہ ﷺ نے ان الفاظ میں فرمائی ہے: ''**ما أنا عليه اليوم وأصحابى**'' [الترمذی الایمان باب افتراق الأمة ح: ۲٦٤١ وحسنه الألبانی] لہٰذا کوئی ''جدید فرقہ'' حقانیت کا دعویٰ ہرگز نہیں کرسکتا۔ (ابو محمد)

اصولوں پر عمل کرنے والے تو رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے آج تک ہر جگہ بکثرت موجود رہے ہیں، جس کی تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔ پس ان کو نیا فرقہ کہنا محض جہالت یا تعصب کا اظہار ہے۔

جواب نمبر۲: کسی فریق کا قدیم یا جدید ہونا اس کے عقائد، اصول اور نسبت سے معلوم ہوتا ہے۔ الحمد للہ اہل حدیث کے عقائد، اصول اور اعمال قرآن پاک اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں اور سلف صالحین کے طرز پر ہیں اور ان کی نسبت حدیث الٰہی ☆ اور حدیث نبوی کی طرف ہے۔ اس کے علاوہ جتنے فرقے دنیا میں گزرے ہیں یا اب موجود ہیں؛ سب کے کچھ عقائد اور اصول مصنوعی ہیں اور نسبت بھی قرآن اور حدیث کے علاوہ کسی شخص، جگہ یا ادارے کی طرف ہے۔

نیز یہ کہنا کہ اہلحدیث نیا فرقہ ہے، بجائے خود اس دعویدار کی علمی پسماندگی کا اعلان ہے۔ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرامؓ اور تابعین عظامؒ کی نسبت کیا ان مذاہب کی طرف تھی جو مختلف اشخاص اور علاقوں کی طرف منسوب ہیں؟ اہلحدیث یا سلفیوں کا عمل، حجت و برہان اور منہج سلوک وہی ہے جو صحابہ کرام اور تابعین عظام کا تھا۔ پھر بتائیں کونسا مذہب نیا ہے؟

جواب نمبر۳: فرض کر لیا کہ بقول ان کے' اہل حدیث دو سو سال سے پہلے نہیں تھے، اس وجہ سے گمراہ ہیں۔ تو آیئے آپ کو اپنے گھر کی سیر کروا دوں۔ آج کل ہمارے ملک میں کئی مروجہ اور مشہور فرقے ہیں: (۱) کسی کی نسبت ہے اسماعیل بن جعفر الصادق المتوفی ۱۴۵ھ کی طرف، اس پہلے اسماعیلیہ موجود نہیں تھے۔ (۲) مروّجہ بعض فرقے عبد اللہ بن سبأ یہودی کی کوششوں سے پیدا ہوئے ہیں۔ (۳) ایک فرقہ ہندوستان میں ایک بڑے مدرسے کے قیام ۱۸۶۷ء کے بعد وجود میں آیا۔ (۴) ایک اور فرقہ بریلی کے جناب احمد رضا خان صاحب کے بعد پیدا ہوا ہے، جو ۱۹۱۱ء میں فوت ہوئے تھے۔ (۵) پنج پیری فرقے کا بانی شیخ القرآن محمد طاہرؒ المتوفی ۱۹۸۷ء ہے، جس نے ۱۹۳۹ء میں یہ تنظیم بنائی تھی۔ معلوم ہوا کہ بہت سے مروّجہ فرقے تو بالکل جدید ترین دور کی پیداوار ہیں۔

<u>دوسرے پہلو کا جواب:</u> اہل حدیث کو انگریز کی پیداوار اور انگریز کے ایجنٹ وغیرہ کہنے والے بالکل رجماً بالغیب جھوٹ اور اٹکل سے باتیں کرتے ہیں یا وہ اہل حدیث کو بدنام کرنے کے لیے تجاہل عارفانہ سے کام لیتے ہیں۔ ان کو چاہیے کہ پہلے متحدہ ہندوستان کی تاریخ پر نگاہ ڈالیں۔

فوت شدہ لوگوں کے پیچھے باتیں کرنا مناسب نہیں۔ لہٰذا بطور تنبیہ عرض کرتا ہوں کہ پہلے مندرجہ ذیل کتابوں

☆ قرآنی استعمال کے لحاظ سے قرآن مجید 'حدیث الٰہی'' ہے۔ دیکھیے [التراث 14/

کریں، پھر فیصلہ کریں کہ حکومتِ برطانیہ اور انگریز کی پیداوار کون اور اس کے مخالف کون ہیں: (۱) تحریک شیخ الہند مصنف: مولانا محمد میاں صفحہ: ۱۵۴، ۱۷۲، ۲۶۰، ۳۰۵، (۲) علماء دیوبند کا ماضی صفحہ: ۱۳۱، ۱۳۲، (۳) سوانح قاسمی ۲/۱۰۳، (۴) نقش حیات صفحہ: ۴۳۲، (۵) احسن نانوتوی صفحہ: ۴۵، ۴۷، ۱۹۶، ۲۱۷، (۶) شاہ ولی اللہ کی سیاسی تحریک صفحہ: ۱۲۲، (۷) فتاویٰ نصرۃ الابرار صفحہ: ۹، (۸) علماء ہند کا شاندار ماضی صفحہ: ۲۸۰، (۹) مکالمہ صدرین صفحہ: ۹، (۱۰) ضرب شدید صفحہ: ۲۹ حصہ چہارم، (۱۱) نیز إعلام العوام بأن ہندوستان دار الاسلام سے بھی حقیقت کی نقاب کشائی ہوتی ہے۔

جواب نمبر۲: اس طرح مندرجہ ذیل سوالات پر بھی ذرا غور کریں، ان شاء اللہ بات ظاہر ہو جائے گی:

(۱) جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے بعد حکومت برطانیہ نے جامعہ رحیمیہ وغیرہ بیسیوں مدارس اڑا دیے۔ لیکن اسی دور میں بعض نئے دینی مدارس قائم ہوئے، ان کے لیے چندے ہوتے رہے اور باقاعدہ پڑھائی جاری رہی اور اس کی شاخیں ملک میں بنتی رہیں اور حکومت برطانیہ خاموش رہی، اس کی کیا وجہ تھی؟

(۲) ایک دینی مدرسے کی صد سالہ تقریب (Diamond Jubilee) منعقد ہوئی، جس میں ساری دنیا سے فارغ التحصیل علماء جمع ہو گئے۔ اس عظیم اجتماع کا ''مہمان خصوصی'' کون تھا اور وہ کہاں تشریف فرما تھا؟

(۳) بہر حال ''حقانیت اور بطلان کا دارو مدار'' تو اس سوال پر ہے: وہ کونسا عقیدہ و عمل ہے جس پر اہلحدیث سنت اور لازم سمجھ کر واقعی قائل اور عامل ہوں، لیکن وہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہو اور سلف صالحین سے منقول نہ ہو اور اہل حدیث اس کا عقیدہ رکھنے اور عمل کرنے کی وجہ سے گمراہ ہو گئے ہوں؟!

اہل حدیث کی طرف کچھ غلط مسائل کی نسبت:

بعض ناعاقبت اندیش متعصب لوگ اہل حق کو بدنام کر کے اپنا بول بالا کرنے کے لیے اہلحدیث پر قرآن پاک اور صحیح احادیث کے خلاف بعض گندے مسائل کی نسبت کرتے ہیں، جیسے کہ ''مجموعة الرسائل'' وغیرہ کتابوں میں موجود ہیں۔

ان کا جواب یہ ہے: ﴿لعنتَ اللّٰهِ علی الکاذبین ۞﴾ [آل عمران ٦١] ''جھوٹ اور افتراء کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔'' ''کفی بالمرء کذباً أن یحدث بکل ما سمع'' [مسلم، مقدمه ۱/ ۷۳] ''انسان کے جھوٹا ہونے کے لیے ہر سنی سنائی بات کو بیان کرنا ہی کافی ہے۔''

ایک تنبیہ: بعض لوگ وحید الزمان صاحب کی کتابوں سے حوالے نقل کرتے ہیں، تو حقیقت یہ ہے کہ وہ پہلے شیعہ